سوال

(851) داڑھی کٹوانے والے حافظ کے پیچھے نمازتراویح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حافظِ قرآن نے مسجد میں تین یا چار سال تراویح میں مکمل قرآن سنایا۔ مگر اس دوران نماز میں کچھ سستی کرتا رہا نیز شعبان میں داڑھی کچھ زیادہ کرلیتا ہے بعد میں پھر چھوٹی کرتا ہے۔

اس کی یہ دوخامیاں دیکھ کرچند لوگوں نے اُس کو مسجد میں تراویح پڑھانے سے روک دیا۔ لوگوں نے اُسے سمجھایا بھی مگروہ نہ سمجھا۔ دوسال بعد اب پھر یہ حافظ قرآن کہتا ہے کہ میں ان شاء اللہ داڑھی بھی پوری کروں گا نمازیں بھی پابندی کے ساتھ ادا کروں گا، میں سچا وعدہ کرتا ہوں۔

آپ سے جواب طلب یہ ہے کہ کیاایسے آدمی کو موقع دینا چاہیے یا کہ نہیں؟ آپ کے جواب پر جماعت کا فیصلہ ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنِ مجید میں قصۂ خضر اور موسیٰ علیہ السلام سے راہنمائی ملتی ہے، کہ جب معاملہ بندوں کے درمیان ہو تو تین دفعہ عذر اور معذرت کو کافی سمجھا جاسکتا ہے اور جب معاملہ اللہ اور بندے کے درمیان ہو، تو اس میں مزید نرمی کی گنجائش ہوتی ہے، جس طرح کہ احادیث میں وارد ہے۔ کہ سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جانے والا آدمی بار بار وعدہ کرکے توڑ دے گا۔ آخر کار رحمتِ الٰہی کے جوش سے اس کو بھی جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ (صحيح البخاري، بَابُ الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ، حديث:٦٥٧٣ وباب فضل السجود، رقم:٨٠٦)

اب حافظ صاحب کی متعدد مرتبہ وعدہ خلافی کے پیشِ نظر اصحاب۔جماعت کو چاہیے کہ اس کا خوب جائزہ لیں، کہ یہ وعدہ وفائی کرے گا یا نہیں۔ اگر قلبی اطمینان حاصل ہوجائے، تو مزید موقع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بصورتِ دیگر اس کا معاملہ ایک سال کے لیے ملتوی کردیا جائے تاکہ عملاً توبہ کا ظہور ہوجائے، کیونکہ شرع میں پرکھنے کی مدت ایک سال ہے۔ صحیح بخاری کے تراجم ابواب میں اس امر کی تصریح موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

كتاب الصلوٰة : صفحہ : 727

محدث فتویٰ